idara

# تعویذ و گنڈے کی حقیقت







شمیم احمد سلفی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## معزز قارئین توجہ فرمائیں!

**کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ..........

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

## ☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

**﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾**

- نشرواشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

# تعویذ وگنڈے کی حقیقت

شمیم احمد سلفی



ادارہ اشاعتِ دینیات (پرائیویٹ) لمیٹڈ
idara
IDARA ISHA'AT-E-DINIYAT (P) LTD.

# تعویذ گنڈے کی حقیقت

## شمیم احمد سلفی

9788171014972 00000

اشاعت: ۲۰۰۸ء

ISBN: 81-7101-497-6

TP-042-08

*Published by*

**IDARA ISHA'AT-E-DINIYAT (P) LTD.**

168/2, Jha House, Hazrat Nizamuddin

New Delhi-110 013 (India)

Tel.: 2695 6832-34 Fax: +91-11-2694 2787

Email: sales@idara.com idara@yahoo.com

Visit us at: www.idara.com

Designed & Printed in India

*Typesetted at:* **DTP Division**

**IDARA ISHA'AT-E-DINIYAT (P) LTD.**

**P.O. Box 9795, Jamia Nagar, New Delhi-110025 (India)**

# فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# تقدیم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على خاتم الأنبياء والمرسلين وعلىٰ اٰله وصحبه اجمعين ومن تبعهم باحسان الىٰ يوم الدين۔ اما بعد!

انسانیت بلکہ ساری کائنات کی تخلیق کا مقصد اللہ وحدہٗ لاشریک کی عبادت اور اس کی توحید کا گن گانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (الذاريات: ٥٦)

''میں نے جنّات اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔''

انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والتسلیم کی بعثت کا مقصد لوگوں کو توحید کا درس پڑھانا اور شرک سے روکنا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ (النحل: ٣٦)

''اور ہم نے ہر امت میں رسول یہی دعوت دے کر مبعوث کئے کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت کی عبادت سے اجتناب کرو۔''

ارشاد ربانی ہے:

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَاتُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا (النسآء:٣٦)

''اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔''

نیز ارشاد ہوتا ہے:

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَاحَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا

(الانعام:١٥١)

''کہو! آؤ میں تمہارے لئے ان چیزوں کو بیان کروں جن کو تم پر تمہارے رب نے حرام کیا ہے، وہ یہ ہیں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔''

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھا، آپ نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

يا معاذ أتدرى ما حق الله على العباد وماحق العباد على الله؟ قلت الله ورسوله اعلم، قال: حق الله على العباد أن يعبدوه ولايشركوا به شيئا وحق العباد على الله أن لا يعذب من لا يشرك به شيئاً۔

(متفق عليه)

''اے معاذ! تم جانتے ہو بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ اور اللہ پر بندوں کا حق یہ ہے کہ جو اس کے ساتھ شرک نہ کرے اس کو دائمی عذاب میں مبتلا نہ کرے۔''

اس سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ توحید اور تمام مراسم عبودیت کو اللہ کے لئے خاص کرنا، انسان کی مغفرت اور دخولِ جنت کا سبب ہے اور شرک و طاغوت اور شیطان کی پرستش جہنم میں لے جانے والی ہے۔

شرک کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَايَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ

يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا (النسآء:۴۸)

''یقیناً اللہ تعالیٰ اس بات کو ہرگز معاف نہیں کرے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے، اس کے علاوہ دوسرے گناہوں کو جس کے لئے چاہے گا معاف کردے گا اور جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا اس نے بڑا گناہ باندھا۔''

یعنی اگر شرک کی حالت میں موت آگئی اور اس نے شرک سے توبہ کر کے توحید کو نہ اختیار کیا تو پھر اس کے لئے بخشش نہیں، ایسے شخص کا ٹھکانا جہنم ہے اور جنت اس پر حرام ہے۔ لہذا شرک سے بڑھ کر کوئی گناہ اور کوئی بہتان طرازی نہیں۔ (العیاذ باللہ)

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کرتے ہوئے کہا تھا:

وَاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ (ابراهيم:۳۵)

''الٰہی مجھے اور میری اولاد کو بتوں کی پرستش سے بچالے۔''

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من شهد ان لا الٰه الّا الله وحده لاشريك لهٗ وأنّ محمّدا عبده ورسولهٗ وكلمته القاها الٰى مريم وروح منه والجنة حق والنار حق ادخله الله الجنة علٰى ماكان من العمل (متفق عليه)

''جس نے اس بات کی شہادت دی کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، اور عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اللہ کا کلمہ ہیں جسے اللہ نے مریم کی طرف ڈالا تھا اور اس کے روح ہیں، جنت حق ہے، جہنم حق ہے، اس کو اللہ جنت میں داخل کرے گا، اس کا عمل کیسا ہی ہو[1]۔''

---

(۱) یہاں توحید کی عظمت بتلانا مقصود ہے، اس کو بے عملی کی دلیل بنانی ہرگز صحیح نہیں، کیونکہ اعمال جزء ایمان ہیں، لیکن انسان ہونے کے ناطے اعمال میں کوتاہی ہو جاتی ہے اور خلاف شریعت کام انسان سے سرزد ہو جاتے ہیں۔ تو اگر یہ کفر و شرک کی حد کو نہیں پہنچتے ہیں اور انسان کو اسلام کے دائرے سے خارج نہیں کرتے اور وہ توحیدِ خالص پر قائم ہے تو انشاء اللہ ایک نہ ایک دن اس کے لئے نجات ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من لقی اللہ لایشرك به شیئًا دخل الجنة ومن لقیه یشرك به شیئًا دخل النّار (رواہ مسلم)

''جو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا رہا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو شرک کرتے ہوئے ملے گا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔''

یہ کتاب وسنت کے بعض نصوص ہیں جو انسان کو شرک سے منع کرتے ہیں، اور شرک کے تمام دروازوں کو بند کردیتے ہیں جنہیں شیطان مزین کرکے انسان کے سامنے پیش کرتا ہے اور یہ باور کراتا ہے کہ یہ اللہ کی قربت کا ذریعہ ہیں، اس سے اللہ کی اطاعت وفرماں برداری ہوتی ہے۔ ایک مسلمان جہالت اور عدم معرفت کی وجہ سے شیطان کے چکر میں آجاتا ہے اور شرک میں گرفتار ہوجاتا ہے اور اسے احساس نہیں ہوتا کہ وہ شرک جیسے عظیم جرم کا ارتکاب کرکے اللہ اور جنت سے دور ہورہا ہے۔ اس لئے یہ بات ضروری قرار پاتی ہے کہ انسان توحید اور شرک کو اچھی طرح سمجھ لے تاکہ اس شرک کی وجہ سے جنت سے محروم اور جہنم میں داخل نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو جہنم اور اس کے عذاب سے محفوظ رکھے۔ آمین

افسوس کا مقام ہے کہ آج اسلامی معاشرہ میں اکثر مسلمان شرک کے مختلف اقسام کا ارتکاب کررہے ہیں۔ مثلاً شجر وحجر، قبروں اور آستانوں سے تبرک حاصل کرنا، ان کا طواف وسجدہ کرنا، غیر اللہ کے نام کی نذرونیاز اور ذبیحہ پیش کرنا، غیر اللہ سے استعانت اور استغاثہ کرنا، ان کی قسمیں کھانا وغیرہ شرکیہ امور نیکی وتقرب الٰہی کا ذریعہ سمجھ کر آج مسلمان انجام دیتے ہیں۔

ان شرکیہ امور میں سے تعویذ گنڈے اور نجومیت اور جادو، کہانت اور شعبدہ بازی کے چکر میں آنا ہے، جو آج عام ہے، یہی ہماری اس گفتگو کا موضوع ہے۔ یہاں ہم اسی کا جائزہ لیں گے۔

آج عام طور سے لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان کے تمام امراض ومشکلات اور پریشانیوں کا مداوا تعویذ وگنڈے کرنے والے شعبدہ بازان مکاروں اور دجالوں کے پاس ہے اور یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے پاس جانے سے ان کی تمام مشکلات کافور ہوجائیں گی کیونکہ ان کو ایسا علم

حاصل ہے جس سے پریشانیاں اور مشکلات دور ہو جاتی ہیں۔ خواہ بدنی امراض ہوں یا نفسیاتی بیماریاں ہوں یا فیملی مسائل و مشکلات ہوں، بانجھپن ہو، آسیب و جن و شیاطین کا اثر ہو۔ لوگ ان کی طرف یہ عقیدہ رکھتے ہوئے رخ کرتے ہیں کہ ان کے پاس ان تمام چیزوں کا علاج موجود ہے اور بغیر ان کی طرف رجوع کیے ہوئے شفا نہیں مل سکتی۔

اولاً ہم یہاں کتاب وسنت کے ان نصوص کو بیان کریں گے جس میں اس اسلوب علاج سے روکا گیا ہے اور پھر دلائل کی روشنی میں ایسا کرنے والوں کی غلطی واضح کریں گے۔ اور پھر انشاء اللہ صحیح اور مسنون طریقہ بیان کریں گے۔ اللہ اس ناچیز کی کوشش کو قبول فرمائے اور مغفرت کا ذریعہ بنائے۔ آمین

شمیم احمد خلیل السلفی

۱۰/۱۱/۱۴۱۱ھ

المرکز الاسلامی للدعوۃ والارشاد فی قطر

# تعویذ اور گنڈے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُلْ أَفَرَأَيْتُم مَّا تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ إِنْ أَرَادَنِيَ اللَّهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَاشِفَاتُ ضُرِّهِ (الزمر:۳۸)

"کہو! بھلا بتاؤ تو صحیح اگر اللہ مجھ کو کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو کیا وہ اس کی بھیجی ہوئی تکلیف کو دور کر سکتے ہیں۔"

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

**من تعلق تميمة فلا أتم الله له ومن تعلق ودعة فلا ودع الله له.**

(رواه احمد والحاكم ٢١٦/٤ وصححه ووافقه الذهبي)

"جو تعویذ لٹکائے اللہ اس کی مراد نہ پوری فرمائے اور جو کوڑی لٹکائے اللہ اس کو سکون وراحت نہ نصیب کرے۔"

ایک اور روایت میں ہے:

**من تعلق تميمة فقد أشرك** (رواه احمد، صحيح الجامع ٦٢٧٠)

''جس نے تعویذ (1) لٹکایا اس نے شرک کیا۔''

حضرت ابوبشیر انصاری ﷜ سے روایت ہے کہ وہ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، آپ نے ایک شخص کو یہ حکم دے کر بھیجا۔

**أن لاتبقين فی رقبة بعیر قلادة من وتر أو قلادة الا قطت**

(متفق علیه)

''کسی اونٹ کی گردن میں تانت کا پٹہ یا کسی اور چیز کا پٹہ نہ باقی رکھا جائے بلکہ اسے کاٹ دیا جائے۔''

حضرت عبداللہ بن مسعود ﷜ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

**إن الرقی والتمائم والتولة شرك۔**

(رواه احمد وابوداؤد، صحیح ابی داؤد ۳۲۸۸)

''یقیناً جھاڑ پھونک اور تعویذ وگنڈے شرک ہے۔''

اور حضرت رویفع بن ثابت ﷜ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

**یا رویفع لعل الحیاة تطول بك فاخبر الناس ان من عقد لحیته او تقلد وترا أو استنجی برجیع دابة أو عظم فان محمدا بریٔ منه۔**

(رواه النسائی، صحیح النسائی ٤٦٩٤)

''اے رویفع شاید تمہاری عمر دراز ہو تو تم لوگوں کو یہ خبر دے دینا جو اپنی داڑھی میں گرہ لگائے یا تانت لٹکائے یا لید یا ہڈی سے استنجا کرے، اس سے محمد ﷺ بری ہیں۔''

ان نصوص سے یہ بات واضح طور سے ثابت ہوتی ہے کہ تعویذ گنڈے، کوڑی وگھونگھے

(1) اردو میں تعویذ کا اطلاق اس پر ہوتا ہے جو باندھا یا لٹکایا جائے تاکہ امراض وآسیب، نظرِ بد وغیرہ سے محفوظ رہے یا خیر وبرکت کا حصول مقصود ہوتا ہے۔ عربی میں اس کو ''تمیمہ'' کہتے ہیں اور عربی میں تعویذ یا تعوذ کے معنی پناہ چاہنا ہیں۔ قرآن وحدیث میں تعویذ وتعوذ کے جو مشتقات وارد ہیں وہ پناہ چاہنے اور معوذتین وغیرہ کو پڑھنے کے معنی میں مستعمل ہیں نہ کہ تعویذ لٹکانے اور باندھنے وغیرہ کے معنی میں، اس لئے اس سے دھوکا نہیں کھانا چاہئے۔

وغیرہ لٹکانا حرام ہے اور یہ نصوص عام ہیں، ہر طرح کے تعویذ وگنڈے وغیرہ کو شامل ہیں۔ خواہ یہ قرآنی آیات اوراذ کارِ مسنونہ پر مشتمل ہوں یا دوسرے کلمات خواہ ان گرہوں میں قرآن پڑھ کر پھونکا گیا ہو یا غیر قرآن کو، اکثر سلف وتابعین اس سے منع فرماتے تھے۔ مثلاً عبداللہ بن عکیم، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن مسعود اور ان کے اصحاب رضی اللہ عنہم اجمعین۔

اور یہی صحیح اور بہتر ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے تعویذ لٹکانے کی عام ممانعت فرمائی ہے۔ قرآن اور غیر قرآن کی کوئی تخصیص وارد نہیں۔ اگر قرآنی تعویذ لٹکانا جائز ہوتا تو آپ اس کی تخصیص ضرور فرماتے جیسا کہ جھاڑ پھونک کے سلسلہ میں آپ نے تخصیص فرمادی ہے کہ قرآنی آیات اور ماثورہ دُعائیں اور ان کلمات کے ذریعہ جو شرکیہ کلمات پر مشتمل نہ ہوں جھاڑ پھونک جائز ہے لیکن تعویذ وگنڈے کے سلسلہ میں ایسی تخصیص وارد نہیں۔

اور قرآنی آیات پر مشتمل تعویذ لٹکانے کی صورت میں قرآن کی توہین وتحقیر ہوتی ہے۔ عام طور سے لوگ طہارت اور وضو کے بغیر رہتے ہیں، اور قرآنی تعویذ کے بہانے غیر قرآنی تعویذ کا دروازہ کھلتا ہے جیسا کہ آج کل عام ہے، اور سدّ ذرائع کا بھی تقاضا ہے کہ یہ چیز جائز نہ ہو کیونکہ اس کے ذریعہ عقیدہ میں فطور اور غیر اللہ کی طرف دل کے میلان اور غیر اللہ پر اعتماد وتوکل کا دروازہ کھلتا ہے اور خاص کر دورِ حاضر میں۔ (أعلام السنة: ۱۵۷، ۱۵۸)

# جادو وکہانت

جادو اور کاہنوں اور شعبدہ بازوں کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاتَّبَعُوْا مَاتَتْلُوا الشَّيَاطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمَانَ ج وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلٰكِنَّ الشَّيَاطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ق وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ط وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ط فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَايُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ط وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ أَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ط

وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَايَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ط وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَالَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ قف ط وَلَبِئْسَ مَاشَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ط لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ○ (البقرہ:۲ ۱۰)

''اور وہ لوگ ان چیزوں کی پیروی کرنے لگے جو شیاطین سلیمان کی سلطنت کا نام لے کر پیش کیا کرتے تھے، حالانکہ سلیمان نے کبھی کفر نہیں کیا، کفر کے مرتکب تو وہ شیاطین تھے جو لوگوں کو جادوگری کی تعلیم دیتے تھے۔ وہ اس چیز کے پیچھے پڑے جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر نازل کی گئی تھی حالانکہ وہ فرشتے جب بھی کسی کو اس کی تعلیم دیتے تھے تو پہلے صاف طور پر متنبہ کر دیا کرتے تھے کہ دیکھ ہم محض ایک آزمائش ہیں تو کفر میں مبتلا نہ ہو پھر بھی یہ لوگ ان سے وہ چیز سیکھتے تھے جس سے شوہر اور بیوی میں جدائی ڈال دیں۔ ظاہر تھا کہ اذن الٰہی کے بغیر وہ اس ذریعے سے کسی کو بھی ضرر نہ پہنچا سکتے تھے مگر اس کے باوجود وہ ایسی چیز سیکھتے تھے جو خود ان کے لئے نفع بخش نہیں بلکہ نقصان دہ تھی اور انہیں خوب معلوم تھا کہ جو اس چیز کا خریدار بنا اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں، کتنی بُری متاع تھی جس کے بدلے انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا، کاش انہیں معلوم ہوتا۔''

اور ارشاد ربانی ہے:

يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ۔ (النسآء:۵۱)

''یہ لوگ جبت اور طاغوت پر ایمان رکھتے ہیں۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جبت سے مراد جادو، اور طاغوت سے مراد شیطان ہے۔

اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: طواغیت سے مراد کاہن ہیں جن پر شیطان نازل ہوتے تھے، ہر قبیلہ میں ایک کاہن پایا جاتا تھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اجتنبوا السبع الموبقات قالوا: یا رسول اللہ ماھن؟ قال: الشرك باللہ والسحر وقتل النفس التی حرم اللہ إلا بالحق واکل الربا

وأكل مال اليتيم والتولي يوم الزحف وقذف المحصنات الغافلات المؤمنات۔ (متفق عليه)

’’سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو۔ صحابہؓ نے کہا: یارسول اللہ وہ کیا چیزیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو، اس جان کو ناحق قتل کرنا جس کو اللہ نے حرام کیا ہے، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، میدانِ جہاد سے فرار ہونا، بھولی بھالی پاک دامن مومنہ عورتوں پر اتہام باندھنا۔‘‘

بعض ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من أتى عرافا فسأله عن شئ لم تقبل له صلاة أربعين يوما۔

(رواه مسلم)

’’جو کسی عراف (۱) کے پاس جائے اور اس سے کسی چیز سے متعلق سوال کرے اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہ ہوگی۔‘‘

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من أتى عرافا او كاهناً فصدقه بما يقول فقد كفر بما انزل علىٰ محمد ﷺ۔ (رواه احمد والبيهقي والحاكم، صحيح الجامع ۵۸۱۵)

’’جو کسی عراف یا کاہن (۲) کے پاس جائے اور اس کی کہی ہوئی باتوں کی تصدیق کرے تو یقیناً اس نے محمد ﷺ پر نازل شدہ شریعت کا انکار کیا۔‘‘

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ليس منّا من تطير أو تطير له أو تكهن له أو سحر أو سحر له۔

(حسن/ رواه البزار والطبراني، غاية المرام ۲۸۹)

(۱) عراف اس شخص کو کہتے ہیں جو گم شدہ اشیاء وغیرہ کی خبر دینے کا مدعی ہو کہ وہ اپنے فن اور علم کے ذریعہ گمشدہ اور مسروقہ مال کی خبر دے سکتا ہے اور اسی طرح نجومی کو بھی عراف کہا جاتا ہے اور رمال پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔

(۲) کاہن اس شخص کو کہتے ہیں جو غیبیات اور مستقبل میں پیش آنے والی چیزوں اور مافی الضمیر چیزوں کو بتلانے کا مدعی ہو اس کو نجومی اور جیوتشی بھی کہتے ہیں۔

''وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے بُرا شگون لیا اور جس کے لئے شگون لیا گیا، جس نے کہانت کی اور جس کے لئے کہانت کی گئی، جس نے جادو کیا اور جس کے لئے جادو کیا گیا(۱)۔''

حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ثلاثة لا يدخلون الجنة: مدمن الخمر وقاطع الرحم ومصدق بالسحر۔ (حسن/رواه احمد وابن ماجه، غاية المرام ۲۹۱)

''تین آدمی جنت میں داخل نہ ہوں گے: شرابی، قطع رحمی کرنے والا اور جادو کی تصدیق کرنے والا۔''

ان نصوص کتاب وسنت سے یہ حقیقت ہمارے سامنے واضح ہو جاتی ہے کہ جادو، کہانت وجیوتش، شعبدہ بازی، فال گیری، ٹونے وٹوٹکے، شگون اور مہورت سب کفریہ وشرکیہ اعمال ہیں۔ لیکن افسوس بہت سے مسلمان ان شرکیہ وکفریہ اعمال میں مبتلا ہیں اور بہت سے لوگ اسے فن وثقافت کے نام سے رائج کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو اس شر سے نجات بخشے اور توحید خالص پر قائم رہنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

# بعض شبہات کا ازالہ

جب لوگوں کو تعویذ وگنڈے سے روکا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم علما سے تعویذ لیتے ہیں اور یہ بڑے بڑے علما ہمیں تعویذ دیتے ہیں اور یہ تعویذ گنڈے قرآنی آیات پر مشتمل ہوتے ہیں اور قرآن میں شفا ہے لہٰذا آپ لوگ اس سے کیوں روکتے ہیں جب کہ ہمیں اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ جس مقصد کے تحت تعویذ لیتے ہیں وہ مقصد ہمیں حاصل ہوتا ہے۔

اوّلاً: علما کا عمل حجت ودلیل نہیں بلکہ اللہ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت دلیل ہے۔ علما کے قول وفعل کو کتاب وسنت کی کسوٹی پر پرکھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

---

(۱) جادو کا علاج بھی جادو کے ذریعہ جائز نہیں اور نہ ہی تعویذ وگنڈے کے ذریعہ جائز ہے۔ جیسا کہ مسند احمد اور ابوداؤد کی حدیث ہے۔ اس سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: هي من عمل الشيطان (یہ شیطانی عمل ہے)۔ البتہ قرآنی آیات اور اذکارِ مسنونہ کو پڑھ کر اس کا علاج مشروع ہے۔

وَمَآ اٰتَاکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھَاکُمْ عَنْهُ فَانْتَھُوْا (الحشر:٧)

”تمہیں جو رسول ﷺ دیں اسے لے لو اور جس سے روک دیں اس سے رک جاؤ۔“

اور ارشاد ربانی ہے:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ ج فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ط (النسآء:٥٩)

”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے میں سے امر والوں کی بھی۔ پس اگر کسی معاملہ میں اختلاف ہو تو اللہ اور رسول کی طرف رجوع کرو، اگر اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ترکت فیکم أمرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنّة رسوله۔ (صحیح/رواہ الحاکم)

”میں نے تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک ان دونوں کو تھامے رہو گے گمراہ نہ ہو گے۔ اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کا طریقہ۔“

ثانیاً: اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن میں شفا ہے لیکن اس طریقے سے جس طریقے سے رسول اللہ ﷺ نے تعلیم دی ہے۔ جیسا کہ دوا میں شفا ہے لیکن اس طریقے سے استعمال کرنے سے شفا حاصل ہو گی جیسا ڈاکٹر نے بتلایا ہے۔ اگر ڈاکٹر کی تعلیم کے خلاف دوا استعمال کریں گے تو شفا کے بجائے نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اور قرآن سے تعویذ وگنڈے کے ذریعہ شفا حاصل کرنے کی تعلیم رسول اللہ ﷺ نے نہیں دی ہے بلکہ تعویذ وگنڈے سے آپ نے منع فرمایا ہے، اس لئے قرآن سے شفا حاصل کرنے کا یہ طریقہ غلط اور بے بنیاد ہے۔

ثالثاً: یہ کہنا کہ یہ تعویذ وگنڈے جو ہم استعمال کرتے ہیں قرآنی آیات پر مشتمل ہوتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے مشکل سے ایک فیصد تعویذ قرآنی آیات پر مشتمل ہوتے

ہیں ورنہ ننانوے فیصد تعویذ طلاسم، نمبرات، الٹی سیدھی لکیروں، بے معنی تحریروں پر مبنی ہوتے ہیں۔ اور یہ سب جادو اور کہانت کی فہرست میں بلاشبہ داخل ہیں۔ اور غیر اللہ سے استمداد واستغاثہ ان تعویذوں میں ہوتا ہے۔ یہ حقیقت اس وقت واضح ہوتی ہے جب ان تعویذوں کو کھول کر دیکھا جائے۔ اس لئے مولوی صاحب کے تعویذ لکھنے سے دھوکا نہیں کھانا چاہئے۔

رابعاً: یہ کہنا کہ جس مقصد کی خاطر ہم تعویذ لیتے ہیں وہ مقصد حاصل ہوتا ہے صحیح نہیں، کیونکہ فقہ اسلامی کا اصول ہے "الغاية لاتبرر الوسيلة" مقصد کے صحیح ہونے سے جس ذریعہ سے اس مقصد تک پہنچا گیا ہے اس کا صحیح ہونا لازم نہیں آتا، بہت سے غیر مسلم اپنے دیوی ودیوتاؤں کو مصیبت میں پکارتے ہیں، ان سے لڑکا ولڑکی وغیرہ مانگتے ہیں اور ان کا مطلوب حاصل ہوتا ہے۔ کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ دیوی ودیوتاؤں کو پکارنا اور ان سے لڑکا ولڑکی مانگنا صحیح ہے؟ ہرگز نہیں۔ اسی طرح غیر مسلم اپنے جیوتشیوں اور کاہنوں سے تعویذ وگنڈے لیتے ہیں اور ظاہر ہے یہ تعویذ وگنڈے شرکیہ کلمات پر مشتمل ہوتے ہیں اور ان تعویذوں سے ان کا مقصد حاصل ہوتا ہے تو کیا اس بنیاد پر کہ اس سے مقصد حاصل ہوتا ہے اس لئے اس طرح کے تعویذوں کو صحیح اور جائز قرار دیا جاسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

## تعویذ وگنڈے دینے والوں کی حقیقت

دورِ حاضر میں علمی وطبی ترقی کے باوجود علاج ودوا استعمال کرنے سے بہت سے لوگ احتراز کرتے ہیں اور تعویذ وگنڈے کا سہارا لیتے ہیں خواہ مرض بدنی ہو یا نفسیاتی، حالانکہ اسلام نے علاج اور دواؤں کے استعمال کی طرف دعوت دی ہے۔ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

**تداووا یا عباد الله فإن الله تعالیٰ لم یضع داء واحد، الهرم۔**

(صحیح/ رواہ احمد وابن حبان، صحیح الجامع: ۲۹۲۷)

"اے اللہ کے بندو! دوا کرو اللہ تعالیٰ نے جتنی بیماریاں پیدا کی ہیں ان کے لئے دوا بھی پیدا فرمائی ہے، صرف بڑھاپے کا کوئی علاج نہیں۔"

اس مشروع و ماموطریقۂ علاج کو چھوڑ کر لوگ جیوتشیوں، شعبدہ بازوں اور دین فروش ملاؤں کی طرف رخ کرتے ہیں اور ان سے تعویذ وگنڈے خرید کر بڑی عقیدت سے استعمال کرتے ہیں، اور اس سلسلہ میں ان کی طرف سے جو تعلیمات صادر ہوتی ہیں ان کو منزّل من اللہ سے بھی زیادہ درجہ دیتے ہیں۔

ا۔ تعویذ وگنڈے دینے والے اکثر جن وشیاطین کے پرستار ہوتے ہیں مختلف چلے کاٹ کر جن وشیاطین کو اپنی اس تجارت کے لئے استعمال کرتے ہیں اور اس طرح جن وشیاطین کو خوش رکھنے کے لئے یہ سب کچھ کرتے ہیں، جن سے شرک لازم آتا ہے اور شریعت کی مخالفت کا ارتکاب کرتے ہیں، انہیں جنوں کے سہارے اور کبھی اپنی شعبدہ بازی ومکاری کے بل بوتے پر یہ اپنے مریدین کو یہ باور کراتے ہیں کہ انہیں ماضی، حاضر اور مستقبل کا علم ہے۔ حالانکہ علم غیب صرف اللہ رب العالمین کو حاصل ہے۔ کسی انسان یا جن کو یہ حاصل نہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَعِندَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ إِلَّا هُوَ۔ (الانعام:۵۹)

''اللہ ہی کے پاس غیب کی چابیاں ہیں اس کے علاوہ ان کو کوئی نہیں جانتا۔''

لہٰذا یہ لوگ جن چیزوں کی خبریں دیتے ہیں وہ شیطانی حرکت کا اثر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰٓ أَوْلِيَآئِهِمْ۔ (الانعام:۱۲۱)

''اور یقیناً شیاطین اپنے دوستوں پر القا کرتے ہیں۔''

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَن تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ○ تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ○ يُلْقُونَ السَّمْعَ وَأَكْثَرُهُمْ كَاذِبُونَ○ (الشعرآء:۲۲۱-۲۲۳)

''کیا میں تم کو بتلاؤں کہ شیاطین کس پر اترتے ہیں، ہر جھوٹے بدکار پر اترتے ہیں جو سنی

سنائی بات ان کے کانوں میں ڈال دیتے ہیں اوران میں سے اکثر جھوٹے ہوتے ہیں۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں:

**سأل أناس النبی ﷺ عن الکھان، قال: انھم لیسو بشیئ، قالوا: یا رسول اللہ إنھم یحدثون احیاناً بالشیئ یکون حقا؟ قال: تلك الکلمة من الحق یحفظھا الجني فیقذفھا فی أذن ولیه فیخلطون فیھا أکثر من مائة کذبة۔** (متفق علیه)

'' کچھ لوگوں نے نبی ﷺ سے کاہنوں کے بارے میں سوال کیا! آپ نے فرمایا: وہ کچھ نہیں ہیں، انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول بعض اوقات تو وہ ٹھیک بات بتادیتے ہیں۔ فرمایا: اس ٹھیک بات کو کبھی کوئی جن (ملائے اعلیٰ سے سن کر) لے اڑتا ہے اور جا کر اپنے دوست کے کان میں پھونک دیتا ہے پھر وہ اس میں سوجھوٹ کی آمیزش کردیتے ہیں۔''

اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے ایسے لوگوں کی تصدیق کرنے کو کفر قرار دیا ہے جیسا کہ اس سے قبل یہ بات گزر چکی ہے۔لہٰذا ان لوگوں کی دعویٰ ہمہ دانی وغیب سے ہوشیار رہنا چاہئے کیونکہ اللہ کے علاوہ کسی کو عالم الغیب سمجھنا شرک ہے۔

۲۔یہ تعویذ وگنڈے دینے والے اکثر لوگوں کو غیر اللہ کے نام نذر ونیاز کی تلقین کرتے ہیں کہ مقصد حاصل ہونے کے بعد فلاں بابا کے نام مرغ اور فلاں مزار پر چادر اور فلاں کے نام کا فاتحہ دے دینا، اس طرح شرک کی تلقین کرتے ہیں اور لوگ ان کے چکر میں آکر شرک کا ارتکاب کرتے ہیں۔نذر ونیاز عبادت ہے جو صرف اللہ کے لئے روا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ٥ لَاشَرِیْكَ لَهٗ ج (الانعام:۱۶۲،۱۶۳)

'' کہو یقیناً میری نماز اور تمام مراسم عبودیت اور میرا مرنا اور جینا سب اللہ رب العالمین کے لئے ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔''

اور ارشاد ہوتا ہے:

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (الکوثر:۲)

''اپنے رب کے لئے نماز پڑھیئے اور اسی کے لئے قربانی پیش کیجئے''۔

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لعن الله من ذبح لغير الله۔ (رواہ مسلم)

''اس پر اللہ کی لعنت ہو جو اللہ کے سوا کسی اور کے لئے ذبیحہ پیش کرے۔''

۳۔ان تعویذ و گنڈے دینے والوں میں سے کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو شریعت سے بالکل عاری نماز و روزہ کے تارک بلکہ بغاوت کی زندگی بسر کرتے ہیں پھر بھی لوگ ان سے برکت حاصل کرتے اور پوری عقیدت سے ان سے تعویذ و گنڈے لیتے ہیں۔ بلکہ اس سے بڑھ کر بہت سے جاہل مسلمان کفار و مشرکین سے تعویذ و گنڈے لینے اور جھاڑ پھونک کرانے میں پہل کرتے ہیں، اور ظاہر ہے کفار اپنے دیوی دیوتاؤں ہی کی دہائی دیں گے اور شرکیہ کلمات ہی اپنے تعویذ اور جھاڑ پھونک میں استعمال کریں گے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ۔ (المآئدہ:۲۷)

''یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے متقی بندوں ہی کی قبول کرتا ہے۔''

اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ۔ (الانفال:۳٤)

''اللہ کے دوست صرف متقی لوگ ہیں۔''

۴۔ان تعویذ و گنڈے دینے والوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جو تعویذ و گنڈا کے بہانے لوگوں کی عزت و آبرو سے کھیلتے ہیں۔ عام طور سے ایسا ہوتا ہے کہ اگر کسی عورت پر آسیب و جن کا شبہ ہو، اگر نہ بھی ہو تو یہ لوگ کسی بھی بیماری کو آسیب قرار دے دیتے ہیں اور پھر یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ اس عورت کے علاج کے لئے تنہائی میں ہونا پڑے گا جب کہ وہاں کوئی نہ ہو، پھر اس تنہائی میں

کیا ہوتا ہے اللہ ہی بہتر جانے ، ہمارے سامنے تو رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد ہے:

**لَایخلون رجل بإمرأة ولا تسافرون امرأة الا ومعها محرم۔**

(متفق علیہ)

''ہرگز کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ ہو، نہ کوئی عورت سفر کرے اِلا یہ کہ اس کے ساتھ اس کا محرم ہو۔''

یہ لوگ اپنی تجارت کو جاری رکھنے اور اس کو آگے بڑھانے کے لئے مختلف مکر وفریب اور شعبدہ بازی سے کام لیتے ہیں، اس طرح لوگوں کو دھوکا دے کر ان کا مال لوٹتے ہیں۔ عام طور سے مشاہدہ سے یہ چیز ثابت ہے کہ جن کو ذبح کرنے کا دعویٰ کرتے ہوئے لیموکاٹتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس طرح ہم نے جن کو ذبح کر دیا، اب وہ تم پر نہیں آئے گا۔ ہوتا یوں ہے کہ جس چھری سے لیمو کاٹتے ہیں اس میں کیمیکل لگا ہوا ہوتا ہے، جب اس سے لیمو کاٹتے ہیں تو لیمو کا رس سرخ ہو جاتا ہے، اور جاہل لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جن ذبح ہو رہا ہے اور یہ اس کا خون گر رہا ہے۔ اس طرح کی شعبدہ بازیاں عام ہیں۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

**من غش فلیس منا۔** (صحیح/رواہ الترمذی صحیح الجامع ٦٢٨٢)

''جو دھوکا دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

اللہ تعالیٰ کا ارشاد بیچ ہے:

**اِنَّ كَثِيۡرًا مِّنَ الۡاَحۡبَارِ وَالرُّهۡبَانِ لَيَاۡكُلُوۡنَ اَمۡوَالَ النَّاسِ بِالۡبَاطِلِ وَ يَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ‌ؕ** (التوبة: ٣٤)

''بہت سے علماء ومشائخ لوگوں کا مال باطل طریقے سے کھاتے ہیں اور اللہ کے راستے سے روکتے ہیں۔''

# قرآنی تعویذ کی حقیقت

آج قرآنی تعویذ کے نام سے جو تعویذ لکھے جاتے ہیں، اُن کا اگر جائزہ لیا جائے اور انہیں کھول کر دیکھا جائے تو انسان حیرت زدہ ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ قرآن کے نام پر شرک وکفر اسے نظر آئے گا۔ ننانوے فیصد تعویذ شرکیہ کلمات، طلاسم، الٹی سیدھی لکیروں، نمبرات، بے معنی مبہم کلمات وحروف، جن وشیاطین سے استمداد وغیرہ پر مشتمل ہوتے ہیں۔

کیا قرآن کے نام پر اس طرح کے تعویذ لکھنا فراڈ نہیں؟ کیا اس طرح کے تعویذوں کو جائز قرار دیا جاسکتا ہے؟ کیا یہ شرک وکفر اور جادو نہیں ہے؟ افسوس آج کس طرح لوگوں کے عقیدے سے کھیلا جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر انسانیت کے لئے کوئی مشفق اور خیرخواہ نہ پیدا ہوا ہے اور نہ قیامت تک پیدا ہوسکتا ہے جنہیں خود ربّ العالمین نے رؤف ورحیم کے لقب سے یاد فرمایا ہے۔ آپ انسانیت کے لئے اتنے شفیق تھے کہ آپ نے خیرخواہی کا کوئی پہلو چھوڑا نہیں ہے حتی کہ دوا وعلاج کے نسخے بھی آپ نے بیان فرمائے۔ کتب حدیث میں مستقل طب کے ابواب باندھے گئے اور اس کے تحت ان نسخوں کو بیان کیا گیا ہے۔ علمائے امت نے طبِّ نبوی پر مشتمل مستقل کتابیں تصنیف کی ہیں لیکن ذخیرۂ حدیث میں کہیں بھی تعویذ کا کوئی نقشہ آپ کو نظر نہیں آئے گا۔ اگر ایسا کرنا شرعاً جائز ہوتا تو آپ ضرور اس کی طرف رہنمائی فرماتے۔ ذخیرۂ حدیث میں سے ایک دو نقشے تعویذ کے ضرور مل جاتے۔ لیکن افسوس لوگ رسول اللہ ﷺ سے امت کی خیرخواہی میں دو قدم آگے نکل گئے اور تمام قرآن کو تعویذی نقشے میں تبدیل کرڈالا اور ہر سورت کا الگ الگ تعویذی نقشہ من گھڑت بناڈالا۔ پھر اس کے فوائد وبرکات وضع کئے اور قرآن کے ساتھ ناشرین نے اس کو طبع کرڈالا جس سے عوام الناس کو یہ دھوکا ہونے لگا کہ یہ بھی قرآن ہی ہے۔ اس طرح اللہ کی کتاب کے ساتھ کھیل کیا گیا۔ العیاذ باللہ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

إن قوماً يحسبون أبا جاد وينظرون في النجوم ولا أرى لمن فعل ذلك من خلاق۔

(صحيح رواه عبدالرزاق ۲۶/۱۱ والبيهقي ۱۳۹/۸، النهج السديد ۳۰۷)

"کچھ لوگ ابجد کا حساب لگاتے ہیں اور علمِ نجوم پر عمل کرتے ہیں، جو ایسا کرے اس کے لئے خیر کا کوئی حصہ نہیں۔"

اس سے قبل میں یہ واضح کر چکا ہوں کہ اگر تعویذ قرآنی آیات اور دعائے ماثورہ پر ہی کیوں نہ مشتمل ہو پھر بھی جائز نہیں، جمہور سلف صالحین اسی کے قائل ہیں۔ جواز کے فتویٰ سے مختلف شرعی مخالفتیں لازم آتی ہیں۔

ا۔اس سے رسول اللہ ﷺ اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کی مخالفت لازم آتی ہے کیونکہ یہ ان سے قولاً یا فعلاً یا تقریراً کسی طرح بھی ثابت نہیں ہے۔لہذا یہ ان کا طریقہ نہیں ہے اور رسول اللہ ﷺ کی وصیت ہے:

عليكم بسُنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين تمسكوبها وعضوا عليها بالنواجذ وايا كم ومحدثات الأمور فإن كل محدثة بدعة و كل بدعة ضلالة۔

(صحيح/ رواه أحمد وابوداوٗد والترمذي وابن ماجهٗ)

"تم اپنے اوپر میرے طریقہ اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کے طریقہ کو لازم پکڑو، اسی پر جمے رہو اور مضبوطی کے ساتھ اپنے دانتوں سے اسے تھام لو اور دین میں نئی باتوں سے اپنے آپ کو بچاؤ کیونکہ ہر نئی بات بدعت اور ہر بدعت گمراہی ہے۔"

۲۔اس سے شرکیہ تعویذ کا دروازہ کھلتا ہے جیسا کہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ آج کل ننانوے فیصد تعویذ شرکیہ کلمات، طلاسم، الٹی سیدھی لکیروں، نمبرات، مبہم کلمات، حروف جن وشیاطین وغیرہم سے استمداد وغیرہ پر مشتمل ہوتے ہیں۔ایسے تعویذ جو صرف قرآنی آیات پر صراحتاً مشتمل ہوں ان کی نسبت ایک فیصد سے بھی کم ہے۔اور فقہ اسلامی کا یہ مسلم اصول ہے:ما ادی الی

الحرام فھو حرام (جوحرام کا سبب بنے وہ بھی حرام ہے) اسی لئے اسلام نے جب کسی چیز کو حرام کیا ہے تو جو اس کے اسباب وذرائع ہیں ان کو بھی حرام قرار دیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

**لعن اللہ الخمر وشاربھا وساقیھا وبائعھا ومبتاعھا وعاصرھا ومعتصرھا وحاملھا والمحمولة إلیه وآکل ثمنھا۔**

(صحیح/ رواہ ابوداؤد، صحیح الجامع ٤٩٦٧)

''اللہ کی لعنت ہے شراب، اس کو پینے والے، پلانے والے، بیچنے والے، خریدنے والے، تیار کرنے والے، تیار کرانے والے، اس کو اٹھانے والے جس کی طرف لے جایا جائے اور اس کی قیمت کھانے والے پر۔''

۳۔قرآن کا احترام اور توقیر فرض، اس کی توہین وتذلیل کفر ہے، بلا طہارت قرآن کو چھونا جائز نہیں۔رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

**لایمس القرآن الا طاھر۔**

(صحیح/ رواہ مالك والدارقطنی والطبرانی، صحیح الجامع: ٧٦٥٧)

''قرآن کو صرف پاک شخص ہی ہاتھ لگائے۔''

لیکن قرآنی تعویذ لٹکانے کی صورت میں انسان پاکی وناپاکی ہر حالت میں اس کو لٹکائے رہتا ہے۔اس کو پہنے ہوئے بیت الخلاء میں داخل ہوتا ہے۔ بیوی سے ہمبستری کرتا ہے اور بحالتِ جنابت تعویذ لٹکائے رہتا ہے۔تعویذ پہن کر سوتا بھی ہے اور اِس طرح یہ قرآنی آیات اس کے نیچے آتی ہے۔اور اُسے اپنے جسم سے روندتا ہے۔تعویذ کمر میں باندھنے اور شرمگاہ پر لٹکانے اور شرمگاہ میں رکھنے کے لئے بھی دئے جاتے ہیں۔ کچھ تعویذ خون اور پیشاب سے بھی لکھے جاتے ہیں۔ العیاذ باللہ۔ اور اسی طرح جو تعویذ جانوروں کو باندھے جاتے ہیں، یا درختوں وغیرہ میں لٹکائے جاتے ہیں، توہین وتذلیل کا شکار ہوتے ہیں جس کا انکار عقلمند آدمی نہیں کرسکتا۔اس طرح تعویذ لکھنے والے اور لٹکانے والے دونوں ہی دانستہ یا نادانستہ طور سے کفر کا ارتکاب کرتے ہیں۔

۴۔عام طور سے تعویذ لٹکانے والے یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ جب تک یہ تعویذ ہے کوئی بلا ومصیبت نہیں آسکتی، اوراس طرح ان کی توجہ اللہ سے ہٹ کراس تعویذ کی طرف ہوجاتی ہےاور اسی پر توکل وبھروسہ کرنے لگتے ہیں۔اور مسبب الاسباب اللہ رب العالمین پر اعتماد وتوکل نہیں رہتا۔قضا وقدر پر ایمان ختم ہوجاتا ہے۔اس طرح انسان شرک وکفر کے دلدل میں جا گرتا ہے۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا:

**من تعلق تميمة فقد اشرك۔** (صحیح/رواہ احمد صحیح الجامع: ۶۲۷۰)

''جس نے تعویذ لٹکایا اس نے شرک کیا۔''

۵۔اس سے مسنون ومشروع طریقہ علاج کا ترک لازم آتا ہے جس کی طرف رسول اللہ ﷺ نے رہنمائی فرمائی ہے۔جس کا ذکر آئندہ صفحات میں کیا جائے گا۔آج تعویذ وگنڈے کا ایسا چلن ہوچلا ہے اورلوگ اس کے اس قدر عادی ومعتقد ہوچکے ہیں کہ اگر انہیں کسی بیماری میں ڈاکٹر کی طرف رجوع ہونے اور مسنون دعا واذکار کو پڑھنے کو کہا جائے تو اس سے راہِ فرار اختیار کرتے ہیں بس ان کے پیش نظر صرف تعویذ کا لٹکا لینا ہی تمام امراض کا علاج ہے۔ان کو مشروع طریقۂ علاج سے تشفی نہیں ہوتی۔

قرآنی تعویذ کو جائز قرار دینے کی صورت میں ایک طرف یہ شرعی مخالفتیں پیدا ہوتی ہیں اور اس کی آڑ میں شرعی اصولوں کو پامال کیا جاتا ہے اور دوسری طرف رسول اللہ ﷺ جو رحمۃ للعالمین تھے آپ سے کوئی ایسا استثنا ثابت نہیں کہ قرآنی تعویذ جائز اور غیر قرآنی تعویذ ناجائز بلکہ آپ کا ارشاد بالکل واضح اور عام ہے۔قرآنی وغیر قرآنی تعویذ سب کو شامل ہے۔یہ شرکیہ اعمال ہیں ان کو لٹکانے والے شرک کا ارتکاب کرتا ہے۔

# تعویذ وگنڈے کے مفاسد

گزشتہ سطور کے مطالعہ کے بعد اسلامی فہم وبصیرت رکھنے والے انسان پر تعویذ وگنڈے کے مفاسد بالکل واضح ہوجاتے ہیں۔ یہاں ہم خلاصہ کے طور پر ان مفاسد کا ذکر اختصار کے

ساتھ کرتے ہیں تاکہ ایک نظر میں یہ مفاسد ہمارے سامنے آجائیں۔

۱۔ تعویذ وگنڈے وغیرہ کے ذریعہ انسان شرک جیسے ظلمِ عظیم کا ارتکاب کرتا ہے اور عقائدی انحراف کا شکار ہوجاتا ہے۔

۲۔ اس کی وجہ سے اللہ پر ایمان کمزور پڑجاتا ہے، اللہ پر توکل واعتماد نام کی کوئی چیز باقی نہیں رہتی اور اللہ کی قدرتِ کاملہ کا تصور ختم ہوجاتا ہے۔ انسان کا سارا اعتماد اس تعویذ اور دھاگے پر ہوتا ہے، اللہ کے بجائے اسی کو نافع وضار سمجھنے لگتا ہے۔

۳۔ اس کی وجہ سے قضا وقدر پر ایمان ختم ہوجاتا ہے جو ایمان کا ایک عظیم رکن ہے اور انسان مصائب ومشکلات اور بیماریوں میں بجائے اللہ کی طرف رجوع ہونے، توبہ واستغفار کرنے اور قضا وقدر پر ایمان رکھ کر صبر واستقامت اختیار کرنے کے خوف وہراس کا شکار ہوکر جزع وفزع کرتے ہوئے شعبدہ بازوں اور جیوتشیوں کی طرف رخ کرتا ہے، وہ جو کچھ دے دیں اس کو لٹکانے میں اپنی سعادت مندی تصور کرتا ہے۔

۴۔ تعویذ وگنڈے کے عادی لوگ توہم پرست ہوجاتے ہیں، ہر چیز سے خوف کھاتے ہیں، جن وشیاطین کا خوف اللہ کے خوف پر غالب آجاتا ہے، ہر بیماری کو جن کا اثر اور جادو تصور کرنے لگتے ہیں اور پھر اس کی خاطر ہر طرح کا شرک وکفران کے لئے روا ہوجاتا ہے اور اس طرح ایمان وتوحید سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔

۵۔ اس کے ذریعہ شعبدہ باز اور مکار ملا لوگوں کے مال وعقیدہ پر ہاتھ صاف کرتے ہیں۔ اس طرح انسان مادی اور عقائدی دونوں اعتبار سے زوال پذیر ہوتا ہے اور دین ودنیا دونوں کو برباد کردیتا ہے۔

۶۔ انسان تعویذ وگنڈے کے چکر میں پھنس کر صحیح طریقۂ علاج کو چھوڑ بیٹھتا ہے۔ اس طرح جہالت کا شکار ہوکر در در کی ٹھوکریں کھاتا پھرتا ہے اور اسلام کی بدنامی کا سبب بنتا ہے۔

اس کے علاوہ اور بہت سے دوسرے مفاسد جنم لیتے ہیں۔ العیاذ باللہ۔

# شفا دینے والا اللہ ہے

اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب تعویذ و گنڈے اور جادو و کہانت یہ مشروع طریقہ علاج نہیں اور شرعاً یہ چیزیں ممنوع ہیں تو پھر مشروع و صحیح طریقہ علاج کیا ہے؟

مشروع طریقہ علاج کو معلوم کرنے سے قبل ہر انسان کو یہ عقیدہ راسخ کر لینا چاہئے کہ قادر مطلق، نافع و ضار اور شفا بخشنے والی صرف اللہ رب العالمین کی ذات ہے۔ امراض خواہ جسمانی ہوں یا روحانی ہر بیماری سے شفا دینے والا اور ہر بلا و مصیبت کو ٹالنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ط ءَاِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ ط قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ ○ (النمل:٦٢)

”بھلا مصیبت کا مارا شخص بیقراری میں جب اس کو پکارے تو کون اس کی دعا قبول کرتا ہے اور تکلیف دفع کرتا ہے اور کون تم کو زمین میں ایک دوسرے کا جانشیں بناتا ہے۔ کیا اب بھی یہی کہو گے کہ اللہ کے ساتھ اور کوئی معبود ہے، تم بہت کم سوچتے ہو۔“

ارشاد ربانی ہے:

وَاِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗٓ اِلَّا ھُوَ ط وَاِنْ یَّمْسَسْکَ بِخَیْرٍ فَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (الانعام:١٧)

”اور اگر اللہ تجھ کو کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کا ٹالنے والا اس کے سوا کوئی نہیں اور اگر وہ تجھ کو کوئی بھلائی پہنچائے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

ارشاد ہوتا ہے:

وَاِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗٓ اِلَّا ھُوَ ج وَاِنْ یُّرِدْکَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِہٖ ط یُصِیْبُ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ ط وَھُوَ الْغَفُوْرُ

الرَّحِیْمُ۔ (یونس:۱۰۷)

''اور اگر اللہ تجھ کو کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی دور کرنے والا نہیں ہے اور اگر تجھ کو کوئی فائدہ پہنچانا چاہے تو اس کے فضل کو کوئی پھیر دینے والا نہیں، وہ اپنے بندوں میں جس کو چاہے فائدہ یا نقصان پہنچائے۔ وہ بخشنے والا مہربان ہے۔''

نیز فرمایا:

وَالَّذِیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ ○ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ ○

(الشعرآء:۷۹،۸۰)

''اور اللہ ہی ہے جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے اور جب میں بیمار پڑتا ہوں تو وہی شفا دیتا ہے۔''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

**کنت خلف النبی ﷺ یوما فقال یا غلام انی اعلّمك كلمات احفظ الله يحفظك احفظ الله تجده تجاهك اذا سالت فاسأل الله واذا استعنت فاستعن بالله واعلم أن الأمة لو اجتمعت على ان ينفعوك بشيء لاينفعوك الا بشيء قد كتبه الله لك وان اجتمعوا علٰى ان يضروك بشيء لم يضروك الا بشيء قد كتبه الله عليك رفعت الاقلام وجفت الصحف۔** (صحیح/ رواہ الترمذی)

''ایک دن میں نبی ﷺ کے پیچھے تھا، آپ نے مجھ سے فرمایا: اے لڑکے میں تم کو چند باتیں بتلاتا ہوں، تم اللہ کے احکام کی حفاظت کرو، اللہ تمہاری حفاظت کرے گا، تم اللہ کے احکام کی حفاظت کرو تم اس کو اپنے سامنے پاؤ گے، جب تم مانگو تو اللہ ہی سے مانگو اور جب تم مدد چاہو تو اللہ ہی سے مدد چاہو۔ اور یہ یاد رکھو کہ پورے لوگ مل کر تم کو کچھ فائدہ پہنچانا چاہیں تو کچھ بھی فائدہ نہ پہنچا سکیں گے مگر وہی جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے اور اگر سب لوگ مل کر تم کو کچھ نقصان پہنچانا چاہیں تو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے مگر وہی جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے، قلم اٹھا لئے گئے اور نوشتے خشک ہو چکے۔''

# اسباب کو اختیار کرنا

قضاوقدر پر ایمان رکھتے ہوئے اللہ ہی کو مشکل کشا اور حاجت روا، نافع وضار اور شافی سمجھتے ہوئے ہر کام کے لئے جو اسباب اللہ رب العالمین نے بنائے ہیں ان کو اختیار کرنے اور سعی وکوشش کرنے کا اسلام حکم دیتا ہے خواہ یہ اسباب دنیاوی ہوں یا شرعی، ان اسباب کو اختیار کرنا قضاوقدر اور توکل علی اللہ کے منافی نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللهِ۔

(الجمعه: ۱۰)

''جب نماز ختم ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کے دیئے ہوئے فضل (روزی) کو تلاش کرو۔''

ارشاد ہوتا ہے:

فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ۔ (الملك: ۱۵)

''روئے زمین میں چلو اور اللہ کی دی ہوئی روزی کو کھاؤ۔''

ارشاد ربانی ہے:

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ مِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللهِ وَعَدُوَّكُمْ۔ (الأنفال: ۶۰)

''مسلمانو! کافروں کے مقابلہ کے لئے جہاں تک تم سے ہو سکے قوت تیار رکھو، گھوڑے تیار رکھو، اس سامان جنگ سے اللہ کے دشمن اور تمہارے دشمن پر دھاک رہے گی۔''

نیز فرمایا:

اُدْعُوْنِيْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ۔ (المؤمن: ۶۰)

”مجھے پکارو، میں تمہاری مراد پوری کروں گا۔“

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قال رجل یا رسول اللہ أعقلها وأتوکل او اطلقها وأتوکل؟ قال: اعقلها وتوکل۔ (حسن/رواہ الترمذی، صحیح الترمذی: ۲۰٤٤)

”ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں اپنی سواری کو باندھ کر اللہ پر توکل کروں یا چھوڑ کر اللہ پر توکل کروں تو آپ نے فرمایا: سواری کو باندھ دو اور اللہ پر توکل کرو۔“

لہٰذا اسباب کو اختیار کرنا ضروری ہے۔ اس کو ترک کرنا جہالت ہے، لیکن اسباب ہی کو سب کچھ نہیں سمجھنا چاہئے، اور نہ اس پر اعتماد و بھروسہ کرنا چاہئے بلکہ اعتماد و بھروسہ اللہ کی ذات پر ہونا چاہئے کیونکہ وہ مسبب الاسباب ہے اور اسباب کے اندر تاثیر پیدا کرنا اور اسباب کے استعمال سے صحیح نتائج برآمد کرنا اللہ رب العالمین کا کام ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

أَفَرَأَيْتُم مَّا تُمْنُونَ ○ ءَأَنتُمْ تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ۔ (الواقعہ: ۵۸،۵۹)

”بھلا بتاؤ جو منی تم ٹپکاتے ہو کیا تم اس سے بچہ کو پیدا کرتے ہو یا ہم پیدا کرنے والے ہیں۔“

نیز فرمایا:

أَفَرَأَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ ءَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ ○

(الواقعہ: ٦٣،٦٤)

”بھلا بتاؤ یہ بیج جو تم بوتے ہو ان سے کھیتیاں تم اُگاتے ہو یا ان کے اُگانے والے ہم ہیں۔“

لہٰذا اسباب ہی پر توکل اور بھروسہ کر لینا کفر ہے اور اس طرح انسان شرک کا ارتکاب کرتا ہے۔ صحیح راہ یہ ہے کہ انسان اسباب کو اختیار کرتے ہوئے توکل و بھروسہ مسبب الاسباب اللہ رب العالمین پر رکھے۔

اسباب کے سلسلہ میں یہ حقیقت یاد رکھنی چاہئے کہ اسباب دو طرح کے ہوتے ہیں۔

۱۔ **تکوینی اسباب:** ہر اس طبعی و قدرتی سبب کو کہتے ہیں جو اپنی اس خلقت کی وجہ سے مقصود تک پہنچائے جس پر اللہ نے اس کو پیدا کیا ہے۔

۲۔ **شرعی اسباب:** ہر اس سبب کو کہتے ہیں جو اس طریقہ سے مقصود تک پہنچائے جسے اللہ نے مشروع فرما دیا ہے اور جس کو اپنی کتاب اور رسول کی سنت میں بیان کر دیا ہے۔

کسی تکوینی سبب کو استعمال کرنے کے لئے اس میں دو شرطیں پیشِ نظر رکھنی ہوں گی۔

اول یہ کہ وہ سبب شرعاً مباح ہو۔

دوسرے یہ کہ مقصود کے لئے اس کا مفید ہونا تجربہ سے ثابت ہو یا مفید ہونے کا ظن غالب ہو۔

جب تک یہ دونوں شرطیں نہ پائی جائیں اس سبب کو اختیار کرنا جائز نہ ہوگا۔

اور شرعی اسباب کو استعمال کرنے کے لئے صرف ایک شرط ہے کہ وہ شرع سے ثابت ہو۔

اسباب کی اس حقیقت کو سمجھنے کے بعد مشروع طریقۂ علاج کو سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔

# مشروع طریقۂ علاج

اسلام ایک فطری اور مکمل دین ہے۔ اس کے اندر انسانیت کے تمام مسائل کا حل موجود ہے۔ اسلام نے انسان کو کسی میدان میں اندھا نہیں چھوڑا ہے حتیٰ کہ قضائے حاجت کے آداب بھی بتائے ہیں۔ لہٰذا علاج و معالجہ کے سلسلہ میں مکمل رہنمائی اسلام نے پیش کی ہے اور اس کو اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔

اسلام نے مختلف امراض کے علاج کے لئے دو طریقے بیان فرمائے ہیں۔

۱۔ ——— دواؤں کے ذریعہ۔

۲۔ ——— ذکر و دعا کے ذریعہ۔

# دواؤں کے ذریعہ علاج

رسول اللہ ﷺ کی سنت یہ تھی۔ آپ خود اپنا علاج کرتے اور دوسروں کو علاج کی تلقین فرماتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ما أنزل الله داءً الا انزل له شفاء۔ (رواه البخاری)

''اللہ تعالیٰ نے دنیا میں جب کوئی بیماری پیدا فرمائی تو اس کی شفا اور دوا بھی ساتھ ہی ساتھ نازل فرمائی۔''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لکل داء دواءٌ فاذا أصيب دواء الداء برأ باذن الله۔ (رواه مسلم)

''ہر بیماری کے لئے دوا موجود ہے جب دوا کا استعمال بیماری کے مطابق کیا جاتا ہے تو اللہ کے حکم سے شفا ہو جاتی ہے۔''

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

كنت عند النبی ﷺ وجاءت الأعراب فقالوا: يا رسول الله أنتداوى؟ فقال: نعم يا عباد الله تداووا فان الله عزوجل لم يضع داء إلا وضع له شفاء غير داء واحد، قالوا: ماهو؟ قال: الهرم۔

(صحيح/ رواه أحمد وابوداؤد والترمذی وابن ماجه)

''میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ کچھ دیہات کے باشندے حاضر ہوئے اور آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم دوا کریں؟ آپ نے فرمایا: اے اللہ کے بندو! دوا کرو کیونکہ اللہ عزوجل نے جو بیماری دنیا میں پیدا کی ہے اس کی شفا اور دوا بھی پیدا کی ہے، صرف ایک بیماری کی کوئی دوا نہیں۔ لوگوں نے عرض کیا وہ کون سی بیماری ہے؟ آپ نے فرمایا: بڑھاپا۔''

اور ایک روایت میں یہ الفاظ وارد ہیں:

إن الله لم ينزل داءً إلّا أنزل له شفاءً علمه من علمه وجهله من جهله۔ (صحيح/ رواه أحمد ٢٧٨/٤)

''اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری نازل نہیں کی جس کے لئے دوا و شفا نازل نہ کی ہو، کچھ لوگوں نے معلوم کر لیا اور کچھ لوگ نہیں جان سکے۔''

ان احادیث سے دوا کے ذریعہ علاج کی مشروعیت اور اس کی ترغیب ثابت ہوتی ہے۔ انسان کو اس طریقہ علاج کو اختیار کرنا چاہیے۔

جہاں پر رسول اللہ ﷺ نے دوا و علاج کرانے کا حکم فرمایا وہیں پر بعض امراض میں بعض دواؤں کی تشخیص فرمائی ہے جس پر آج کے اطبا سر دھن رہے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

**فی الحبّة السوداء شفاء من کل داء الا السام۔** (متفق علیہ)

''کلونجی میں ہر بیماری سے شفا ہے موت کے علاوہ۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

**الحمّٰی من فیح جهنّم فابردوها بالماء۔** (متفق علیہ)

''بخار جہنم کی سانس کا اثر ہے لہٰذا اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔''

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

**جاء رجل الی النبی ﷺ فقال: اخی استطلق بطنه فقال رسول الله ﷺ اسقه عسلا فسقاه ثم جاء فقال سقیته فلم یزده الا استطلاقا فقال له ثلاث مرات ثم جاء الرابعة فقال اسقه عسلا فقال لقد سقیته فلم یزده الا استطلاقا فقال رسول الله ﷺ صدق الله وکذب بطن أخیك فسقاه فبرأ۔** (متفق علیہ)

''ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میرے بھائی کو دست آ رہے ہیں آپ نے فرمایا: اس کو شہد پلاؤ۔ پھر دوبارہ وہ شخص حاضر ہوا اور عرض کیا میں نے شہد پلایا، اس سے دست اور بڑھ گئے۔ آپ اس کو تین مرتبہ یہی حکم فرماتے رہے کہ شہد پلاؤ، پھر چوتھی مرتبہ وہ شخص حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: اس کو شہد پلاؤ، اس نے کہا اس سے دست بڑھتے ہی جا رہے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا قول سچا ہے اور تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ اس نے اس کو شہد پلایا اور شفایاب ہو گیا۔''

حضرت انس ﷜ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

**لاتعذبوا صبیانکم بالغمز من العذرۃ علیکم بالقسط۔** (متفق علیہ)

"حلق کے درد میں اپنے بچوں کو حلق میں چونکے لگا کر تکلیف نہ پہنچاؤ تم اس کا علاج عود ہندی سے کرو۔"

اس طرح مختلف امراض میں مختلف دوائیں رسول اللہ ﷺ نے تجویز فرمائی ہیں جو انتہائی مُفید ہیں۔ علامہ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد میں طبِ نبوی پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ اُردو میں طب نبوی کے نام سے اس کا ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔

لہٰذا ایک انسان کو چاہیئے کہ وہ بیماری میں ماہر اطبا کی طرف رُخ کرے، ان کی تجویز کردہ دواؤں کو استعمال کرے اور اللہ تعالیٰ سے شفا کی امید رکھے اسی پر توکل وبھروسہ ہو۔

دواؤں کے استعمال کے سلسلہ میں یہ نہ بھولیں کہ حرام چیز میں شفا نہیں ہے اور حرام چیز سے علاج کرنا جائز نہیں۔

حضرت ابوہریرہ ﷜ سے روایت ہے:

**نھیٰ رسول اللہ ﷺ عن الدواء الخبیث۔**

(صحیح/ رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وابن ماجہ)

"رسول اللہ ﷺ نے حرام دوا سے منع فرمایا ہے۔"

اور حضرت عبداللہ بن مسعود ﷜ فرماتے ہیں:

**ان اللہ لم یجعل شفاء کم فیما حرم علیکم۔** (رواہ البخاری تعلیقا)

"یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمہاری شفا اس چیز میں نہیں رکھی ہے جس کو تم پر حرام کیا ہے۔"

حضرت طارق بن سوید حضرمی ﷜ نے نبی کریم ﷺ سے شراب تیار کرنے سے متعلق دریافت کیا تو آپ نے ان کو منع فرمادیا تو انہوں نے آپ سے عرض کیا میں دوا کے لئے اس کو تیار کرتا ہوں تو آپ نے فرمایا:

انه ليس بدواء ولكنه داء۔ (رواہ مسلم)

''یہ دوا نہیں بلکہ یہ بیماری ہے۔''

اور مسند احمد اور ابوداؤد کے الفاظ ہیں:

إن ذلك ليس بشفاء ولكنه داء۔ (صحیح/رواہ احمد وابوداؤد)

''یقیناً اس میں شفا نہیں بلکہ یہ تو بیماری ہے۔''

# ذکرودعا کے ذریعہ علاج

دوسرا طریقہ علاج جو اسلام نے بیان فرمایا ہے وہ ہے قرآنی آیات اور اذکار ودُعاؤں سے جھاڑ پھونک کے ذریعہ، بلکہ کچھ بیماریاں ایسی ہیں جن کا علاج دواؤں سے نہیں بلکہ جھاڑ پھونک سے ہی ممکن ہے۔ مثلاً نظر بد، جادو، آسیب[1] وغیرہ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

امر النبی ﷺ ان نسترقی من العین۔ (متفق علیہ)

''نبی ﷺ نے حکم فرمایا کہ ہم نظرِ بد میں جھاڑ پھونک کریں۔''

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

ان النبی ﷺ رأى في بيتها جارية في وجهها سفعة۔ يعني صفرة۔ فقال: استرقولها فان بها النظره۔ (متفق علیہ)

''نبی ﷺ نے ان کے گھر میں ایک بچی کو دیکھا جس کا چہرہ زرد پڑ چکا تھا تو آپ نے فرمایا: اس کو نظر بد لگی ہے، اس کو جھاڑ پھونک کرو۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

(۱) لیکن یہاں یہ یاد رہے کہ بہت سی بیماریاں ایسی ہوتی ہیں جن پر جادو وآسیب وغیرہ کا شبہ ہوتا ہے لیکن حقیقت میں وہ جسمانی بیماریاں ہوتی ہیں اس لئے دوا اور دعا دونوں جاری رکھنا چاہئے۔

**رخص رسول الله ﷺ فی الرقیة من العین والحمة والنملة۔**

(رواہ مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے نظر بد، زہریلے جانور کے کاٹنے اور ڈنک مارنے، اور پہلو کی پھنسیوں کے علاج میں جھاڑ پھونک کرنے کی اجازت دی ہے۔''

حضرت شفابنتِ عبداللہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

**دخل رسول الله ﷺ وأنا عند حفصة فقال: الا تعلمین هذه رقیة النملة کما علمتیها الکتابة۔**

(صحیح/رواہ ابوداؤد)

''رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور میں ام المؤمنین حفصہؓ کے پاس تھی۔آپ نے فرمایا: تم پہلو کے پھنسیوں کی دعا ان کو کیوں نہیں سکھا دیتیں جس طرح ان کو لکھنا سکھایا ہے۔

حضرت عوف بن مالک الاشجعی ؓ سے روایت ہے:

**کنا نرقی فی الجاهلیة فقلنا یا رسول الله کیف تری فی ذلک فقال اعرضوا علی رقاکم لابأس بالرقی مالم یکن فیه شرك۔**

(رواہ مسلم)

''ہم دورِ جاہلیت میں جھاڑ پھونک کرتے تھے۔ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ اس سلسلہ میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم اپنے جھاڑ پھونک مجھے بتاؤ جس جھاڑ پھوک میں شرکیہ کلمات نہ ہوں اس میں کوئی حرج نہیں۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

**ان النبی ﷺ کان اذا اشتکی یقرا علی نفسه بالمعوذات وینفث فلما اشتد وجعه کنت أقرأ علیه وأمسح عنه، بیده رجاء برکتها۔**

(متفق علیه)

''نبی ﷺ جب بیمار پڑتے تو معوذات پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتے اور جب آپ کی بیماری بڑھ گئی تو میں آپ پر پڑھتی تھی، آپ کے ہاتھوں پر میں دم کرکے آپ کے ہاتھوں کو آپ

کے جسم اطہر پر پھیرتی تا کہ آپ کے ہاتھوں کی برکت حاصل ہو۔''

حضرت عثمان بن ابی العاص ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے جسم میں درد کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا:

ضع يدك على الذى تألم من جسدك وقل باسم الله ثلاثاً وقل سبع مرّات اعوذ بالله وقدرته من شرما أجد واحاذر۔ (رواه مسلم)

''تم اپنا ہاتھ اس مقام پر رکھو جہاں درد ہوتا ہے اور تین بار بسم اللہ کہو اور سات بار یہ دُعا پڑھو: اَعُوْذُ بِاللهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَآ أَجِدُ وَاُحَاذِرُ۔''

ان احادیث صحیحہ سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ قرآنی آیات، اسمائے حسنیٰ اور ذکر واذکار کے ذریعہ علاج مشروع ہے۔ اس کی صحیح صورت یہ ہے کہ مریض خود ان کو پڑھے یا اپنے اہل وعیال سے پڑھوائے یا کسی متقی پابندِ شریعت انسان سے پڑھوائے، کسی کافر ومشرک، شعبدہ باز اور بے عمل لوگوں سے جھاڑ پھونک کرانا جائز نہیں ہے، جیسا کہ گزشتہ صفحات میں اس سلسلہ میں تفصیلات گزر چکی ہیں۔

جھاڑ پھونک کے سلسلہ میں علمائے امت نے کچھ اصول بیان کئے ہیں، ان کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

علامہ خطابیؒ فرماتے ہیں:

وكان عليه السلام قد رقى ورقي وأمربها واجازها فإذا كانت بالقرآن أو باسماء الله تعالىٰ فهي مباحة أو ماموربها وانما جاءت الكراهية والمنع فيما كان منها بغير لسان العرب فانه ربما كان كفرا او قولا يدخله الشرك۔ (تیسیر العزیز الحمید/١٦٥)

''رسول اللہ ﷺ نے جھاڑ پھونک کیا ہے اور آپ کو جھاڑ پھونک کیا گیا ہے، آپ نے اس کا حکم فرمایا ہے اور اجازت دی ہے لہٰذا اگر قرآنی آیات یا اسمائے حسنی سے جھاڑ پھونک کی جائے تو یہ مباح اور مامور بہ ہے اور کراہت وممانعت اس جھاڑ پھونک سے ہے جو عربی زبان میں

نہ ہو کیونکہ خدشہ ہے کہ وہ کفریہ اور شرکیہ کلمات پر مشتمل ہو۔"

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

**کل اسم مجهول فليس لأحد أن يرقى به فضلا ان يدعوا به ولوعرف معناه لأنه يكره الدعاء بغير العربية وانما يرخص لمن لايعرف العربية فأما جعل الالفاظ العجمية شعارا فليس من الاسلام۔** (تيسير العزيز الحميد/١٦٦)

"کسی کے لئے جائز نہیں کہ وہ مجہول اسما کے ذریعہ جھاڑ پھونک کرے چہ جائیکہ دُعا کرے۔ اگر چہ اس کا معنی وہ جانتا ہو کیونکہ عربی کے علاوہ دوسری زبان میں دُعا جائز نہیں، صرف ان لوگوں کے لئے رخصت ہے جو عربی زبان نہیں جانتے لیکن عجمی الفاظ کو شعار بنانا اسلام میں سے نہیں ہے۔"

اور علامہ سیوطیؒ فرماتے ہیں:

**قد اجمع العلماء على جواز الرقى عند اجتماع ثلاثة شروط: أن يكون بكلام الله أو بأسمائه وصفاته وباللسان العربى وبما يعرف معناه وان يعتقد ان الرقية لاتؤثر بذاتها بل بتقدير الله تعالىٰ۔** (تيسير العزيز الحميد/١٦٧)

"علما کا تین شرائط کے ساتھ جھاڑ پھونک کے جواز پر اجماع ہے۔ (۱) قرآنی آیات یا اللہ کے اسماء وصفات سے کیا جائے۔ (۲) عربی زبان میں ہو جس کے معنی معلوم اور واضح ہوں۔ (۳) یہ عقیدہ ہو کہ جھاڑ پھونک فی نفسہٖ مؤثر نہیں بلکہ تاثیر پیدا کرنے والا اللہ ہے، جو اللہ نے مقدر کیا ہے وہی ہوتا ہے۔"

ان شرائط اور اصولوں کا خیال رکھتے ہوئے جھاڑ پھونک کے ذریعہ علاج مشروع ہے۔ جھاڑ پھونک میں دُعاؤں کو پڑھ کر اپنی ہتھیلیوں میں پھونکنا اور پھر جسم پر ان ہاتھوں کو پھیرنا یا اسی طرح مریض پر دم کرنا ثابت ہے۔ لیکن کھانے پینے کی چیزوں پر دم کر کے مریض کو پلانا کھلانا یا برتن میں لکھ کر پھر اُسے دھو کر مریض کو پلانا، رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں حالانکہ اس کے دواعی

واسباب موجود تھے۔ اس لئے اس سے بچتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے طریقہ پر اکتفا کرنا چاہئے کیونکہ **خیر الھدی ھدی محمد** ﷺ (بہترین طریقہ رسول اللہ ﷺ کا طریقہ ہے) اور رسول اللہ ﷺ نے کھانے پینے کی چیز میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

**نهى رسول الله ﷺ أن يتنفس في الاناء او ينفخ فيه.**

(صحیح/ رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجه)

''رسول اللہ ﷺ نے برتن میں سانس لینے یا پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔''

طریقۂ علاج کے سلسلہ میں عام طور سے لوگ ایک غلطی یہ کرتے ہیں کہ دونوں طریقۂ علاج میں سے کسی ایک پر اکتفا کر لیتے ہیں حالانکہ دونوں طریقہ علاج دوا و دعا کو اختیار کرنا چاہئے، کسی ایک پر اکتفا کر کے دوسرے کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ اور ہر حال میں توبہ واستغفار اور انابت الی اللہ سے غفلت نہیں کرنی چاہئے۔ مشکلات ومصائب میں یہ بہترین ہتھیار ہے۔

ہر مسلمان کو چاہئے کہ اللہ پر توکل واعتماد رکھے، ایمان قوی ہو، شریعت کی پابندی کرے، نماز اور قرآن کی تلاوت کی پابندی کرے، اپنے اہل وعیال سے اس کی پابندی کرائے، انشاء اللہ جن وشیاطین کے شر سے محفوظ رہے گا، کوئی اس کو اذیت نہیں پہنچا سکے گا۔

صبح وشام اور مختلف مواقع پر جو دعائیں اللہ کے حبیب ﷺ نے سکھائی ہیں ان کا التزام کرنا چاہئے۔ اور غیر ثابت اذکار ودُعاؤں سے اجتناب کرنا چاہئے۔ جو رسول اللہ ﷺ نے بتلایا وہی کافی ہیں۔ طریقۂ نبوی چھوڑنے کی وجہ سے آج ہر طرح کی شقاوت وبدبختی لاحق ہوتی ہے۔

## بے بنیاد استدلال

تعویذ و گنڈے کے تاجر عام طور پر ایک روایت اپنی مطلب براری کے لئے پیش کرتے ہیں جس کی حقیقت واضح کرنی ضروری ہے۔ وہ روایت یہ ہے:

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اذا فرغ أحدكم في النوم فليقل: اعوذ بكلمات الله التامات من غضبه وعقابه وشر عباده ومن همزات الشياطين وأن يحضرون فانها لن تضره۔

وكان عبدالله بن عمرو تعلمها من بلغ من ولده ومن لم يبلغ منهم كتبها في صك ثم علّقها في عنقه۔ (رواه ابوداؤد والترمذی)

''جو شخص نیند میں ڈرے وہ یہ کلمات کہے: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنَ، تو اس کو کوئی ضرر نہیں پہنچے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو یہ کلمات اپنے بالغ بچوں کو سکھا دیتے تھے اور نابالغ بچوں کے لیے کسی ٹکڑے پر لکھ کر ان کے گلے میں لٹکا دیتے تھے۔''

اس روایت کا مرفوع حصہ جس میں دعا پڑھنے کی تلقین کی گئی ہے، ثابت ہے، درجہ ''حسن'' کو پہنچتا ہے لیکن موقوف حصہ جس میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا عمل ذکر کیا گیا ہے ثابت نہیں بلکہ ضعیف ہے کیونکہ اس روایت کی سند میں محمد بن اسحاق مدلس راوی ہیں اور انہوں نے عنعنہ سے روایت کیا ہے اور مدلس راوی کی معنعن روایت ضعیف ہوتی ہے لہٰذا اس سے تعویذ کے جواز پر استدلال کرنا بے بنیاد ہے اور پھر یہ عمل رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے خلاف ہے اور صحابی کا قول فعل ارشادِ نبوی کے مقابلہ میں حجت نہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ رب العالمین لوگوں کو عقلِ سلیم اور دین کا صحیح فہم وبصیرت عطا فرمائے اور امت کو شرک وتوہمات کے دلدل سے نجات بخشے۔ آمین۔

وَبِاللهِ التَّوْفِيْقِ وَصَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمْ

موجودہ وقت میں دین میں بہت سی بے اعتدالیاں در آئی ہیں۔ہم نے اپنی زندگیوں میں نئی چیزیں داخل کر لی ہیں، اللہ تعالیٰ اور رسولِ اکرم ﷺ کے بتائے ہوئے طریق کو چھوڑ دیا ہے۔ہم اپنے کسی بھی کام کے پورا ہونے کے لئے آج کل غیر شرعی طریق کار پر عمل کر رہے ہیں۔ یہ سب اللہ کی کتاب یعنی قرآن کریم اور سنت رسول اللہ ﷺ یعنی احادیث پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے ہو رہا ہے۔

تعویذ و گنڈے کی حقیقت میں اس جانب بھرپور انداز میں مواد پیش کیا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ جانے اَن جانے میں ہم سے کتنے شرکیہ اعمال سرزد ہو رہے ہیں۔ اللہ معاف فرمائے۔ آمین۔ اس کتاب میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ علاج کا صحیح طریقہ کیا ہے اور ہر بیماری یہاں تک جادو ٹونا وغیرہ کا مشروع طریقہ کیا ہے، نیز نبی کریم ﷺ کا اس سلسلے میں طریق کار کیا تھا۔

یقین ہے یہ کتاب بہت سے بھٹکے ہوؤں کی رہ نمائی کرے گی۔



ISBN 81-7101-497-6 www.idara.com
9 788171 014972 20000